8907- عبادت کے لیے نصف شعبان کی رات مخصوص کرنا

سوال

میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ نصف شعبان کا روزہ رکھنا بدعت ہے، اور ایک دوسری کتاب میں لکھا تھا کہ نصف شعبان کا روزہ رکھنا مستحب ہے... برائے مہربانی یہ بتائیں کہ اس کے متعلق قطعی حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

نصف شعبان کی فضیلت میں کوئی بھی صحیح اور مرفوع حدیث ثابت نہیں، حتی کہ فضائل میں بھی ثابت نہیں، بلکہ اس کے متعلق کچھ تابعین سے بعض مقطوع آثار وارد ہیں، اور ان احادیث میں موضوع یا ضعیف احادیث شامل ہیں جو اکثر جہالت والے علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں.

ان میں مشہور یہ ہے کہ اس رات عمریں لکھی جاتی ہیں اور آئندہ برس کے اعمال مقرر کیے جاتے ہیں.... الخ.

اس بنا پر اس رات کو عبادت کے لیے بیدار ہونا جائز نہیں اور نہ ہی پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا جائز ہے، اور اس رات کو عبادت کے لیے مخصوص کرنا بھی جائز نہیں ہے، اکثر جاہل لوگوں کا اس رات عبادت کرنا معتبر شمار نہیں ہوگا"

واللہ تعالی اعلم

الشیخ ابن جبرین حفظہ اللہ

اگر کوئی شخص عام راتوں کی طرح اس رات بھی قیام کرنا چاہے اس میں کوئی اضافی اور زائد کام نہ ہو اور نہ ہی اس کی تخصیص کی گئی ہو تو جس طرح وہ عام راتوں میں عبادت کرتا تھا اس میں بھی جائز ہے.

اور اسی طرح پندرہ شعبان کو روزے کے لیے مخصوص کرنا صحیح نہیں، لیکن اگر وہ اس بنا پر روزہ رکھ رہا ہے کہ یہ ایام بیض یعنی ہر ماہ کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنا مشروع ہے، یا پھر وہ جمعرات یا سوموار کا روزہ رکھتا تھا اور پندرہ شعبان اس کے موافق ہوئی تو اس اعتبار سے روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں اس کا اعتقاد نہیں ہونا چاہیے کہ اس سے اسے اجر و ثواب زیادہ حاصل ہوگا.

واللہ اعلم.